THE SABBATH

سبت

سب کے لئے ایک حکم؟

ہر زمانہ میں جب خُدا اپنے رُوح کے وسیلہ سے بڑے خاص طریقہ سے زمین پر کام کر رہا تھا تو خُدا کے فرزندوں کے دِلوں میں یہ خواہش اُٹھی کہ خُدا کے کلام کے مطابق زِندگی گزاری جائے اور سب کچھ اُس کے حکم کے مطابق کیا جائے۔ خُدا کے رُوح نے لوگوں میں خُدا کے کلام کی منادی کی سنجیدگی کے ذریعہ اس تڑپ کو جگایا۔ قریباً ہر مرتبہ کلامِ مُقدس میں سے وہی سوال اُٹھائے گئے مگر اُن پر رائے عامہ میں تضاد بڑھتا چلا گیا۔

اس جانچ پڑتال میں ہم سبت کے تعلق سے کلامِ مُقدس کے نقطۂ نظر پر غور کریں گے اور نہ کہ کسی خاص فرقہ کی تعلیم کے نقطۂ نظر سے دیکھیں گے۔ چنانچہ ہم صرف کلامِ مُقدس کی مشترکہ شہادت اَور جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس پر ہی عمل کریں گے۔ یہ بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ کلامِ مُقدس کے تمام حوالہ جات پر غور کر کے کسی بھی مضمون کے تعلق سے ترجیحات دی جائیں۔ تخلیق کے عمل کو مکمل کرنے کے بعد، خُدا نے ساتویں دِن آرام کیا۔

”اَور خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا“ (پیدائش 3:2)۔

اُس زوردار تاکید کے باوجود جو کہ ساتویں دِن پر دی گئی تھی، آدم سے لے کر جب

تک شریعت دی گئی تھی دو ہزار پانچ سو برس کا عرصہ دورانیہ بیت چُکا تھا (جس میں حنوک، نوح اَور ابرہام بھی تھے) اور اُس تمام وقت میں سبت کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا تھا۔ صرف شریعت کے اندر خُداوند خُدا نے سبت کو بطورِ حکم اعلان کیا۔

"یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ چھ دِن تک تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اُس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اَور ساتویں دِن آرام کیا۔ اس لئے خداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اَور اسے مُقدس ٹھہرایا" (خروج 20:8-11)۔

چنانچہ اپنی قوم اسرائیل کے لئے، خداوند خُدا نے ہفتہ کے ساتویں دِن آرام کرنے کا باضابطہ حکم جاری کیا۔ جسے مُقدس ٹھہرایا۔ اُس نے ساتویں برس کو بھی "سبت کا سال" مقرر کیا____ اسرائیل کے لئے آرام کا سال:

"اور چھ برس تک تُو اپنی زمین میں بونا اور اُس کا غلّہ جمع کرنا۔ پر ساتویں برس اُسے یوں ہی چھوڑ دینا کہ پڑتی رہے تا کہ تیری قوم کے مسکین اُسے کھائیں اور جو اُن سے بچے، اُسے جنگل کے جانور چر لیں۔ اپنے انگور اَور زیتون کے باغ سے بھی ایسا ہی کرنا" (خروج 23:10-11)۔

اسی طرح، خُدا نے اپنے عہد کے لوگ اسرائیلیوں کے لئے پچاس واں سال بطورِ یوبلی کا باضابطہ حکم جاری کیا۔ جب سات مرتبہ سات سال گزر جائیں تو اُس کے بعد سال یوبلی ہو۔ کفارہ کے دِن، نرسنگوں سے اِس کی منادی ہو۔

"اَور تُو برسوں کے سات سبتوں کو یعنی سات گُنا سات سال گِن لینا اور تیرے حساب سے

برسوں کے سات سبتوں کی مدت کل اُنچاس سال ہوں گے۔ تب تُو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو بڑا نرسنگا زور سے پھنکوانا۔ تُم کفارہ کے روز اپنے سارے ملک میں یہ نرسنگا پھنکوانا۔ اور تُم پچاسویں برس کو مُقدس جاننا اور تمام ملک میں سب باشندوں کیلئے آزادی کی منادی کرانا۔ یہ تمہارے لئے یوبلی ہو۔ اِس میں تم میں سے ہر ایک اپنی ملکیت کا مالک ہو اور ہر شخص اپنے خاندان میں پھر شامل ہو جائے۔ وہ پچاسواں برس تمہارے لئے یوبلی ہو۔ تم اُس میں کچھ نہ بونا اور نہ اُسے جو اپنے آپ پیدا ہو جائے کاٹنا اور نہ بے چھٹی تاکوں کا انگور جمع کرنا'' (احبار 25:8-11)۔

ساتواں دِن، ساتواں سال اور پھر سالِ یوبلی اسرائیل کیلئے خاص اہمیت رکھتے تھے۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ خداوند خُدا نے پرانے عہد نامہ میں اپنے عہد کے لوگوں کو سبت ماننے کے لئے بڑے خاص طریقہ سے پابند کیا ہے۔ خداوند یسوع نے سبت کے دِن عبادت کے لئے جمع ہونے والوں سے خطاب کرنے کا ہر موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اُس نے خود بھی سبت مانا اور پاک ٹھہرایا تھا۔ اس کے باوجود اُس نے سبت کے دِن شفا بھی دی اور نجات بھی کیونکہ لکھا ہے:

''پھر اُس نے اُن سے کہا کہ ابنِ آدم سبت کا مالک ہے'' (لوقا 6:5)

''اور اُس نے اُن سے کہا سبت آدمی کے لئے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لئے۔ پس ابنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے'' (مرقس 2:27-28)۔

چنانچہ یہ اجازت تھی کہ کنوئیں میں گرے ہوئے بیل یا بھیڑ کو باہر نکالا جائے (لوقا 14:5)۔

رسُولوں نے بھی ہر اُس موقع کا فائدہ اُٹھایا کہ سبت کے دِن کلام کی منادی کریں۔

(اعمال 17:2)، (اعمال 18:4)۔

سبت کا مطلب ہے ''آرام'' اُسی طرح جیسے شلوم کا مطلب ''سلامتی'' ہے۔ خُدا نے اپنے تخلیق کے کام کو مکمل کرنے کے بعد آرام کیا تھا؛ اور اپنے مخلصی کے کام کو مکمل کرنے کے بعد، وہ اپنے لوگوں کو اپنے آرام میں لے جائے گا۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے ساتھ صلح میں لے جائے گا۔ افسوس سے، قوم اسرائیل جن کے ساتھ شریعت اَور وعدے حقیقت میں لاگُو ہوتے تھے (رومیوں 4:9) وہ اس روحانی مطلب کو نہ سمجھ سکے کہ ساتواں دِن پیش خیمہ تھا۔ خداوند یوں فرماتا ہے:

''چالیس برس تک مَیں اُس نسل سے بیزار رہا اَور مَیں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِل آوارہ ہیں اَور اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا۔ چنانچہ میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ یہ لوگ میرے آرام میں داخل نہ ہوں گے'' (زبور 95:10-11)

مندرجہ ذیل حوالہ میں اسرائیل کے اُن تمام لوگوں کی سرزنش کرنی پڑی جو بڑی وفاداری سے سبت مانتے تھے:

''لیکن وہ باغی ہوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوح قُدس کو غمگین کیا۔ اس لئے وہ اُن کا دشمن ہو گیا اَور اُن سے لڑا'' (یسعیاہ 63:10)۔

جبکہ اُس کم تعداد میں شامل لوگوں کے لئے جو بے ایمانی اَور نافرمانی میں نہ رہے کلامِ مُقدس کا یہ حوالہ لاگُو ہوتا ہے:

''جس طرح مویشی وادی میں چلے جاتے ہیں اُسی طرح خداوند کی رُوح اُن کو آرام گاہ میں لائی اور اُسی طرح تُو نے اپنی قوم کی ہدایت کی تاکہ تُو اپنے لئے جلیل نام پیدا کرے'' (یسعیاہ 63:14)۔

عبرانیوں کے خط کے تیسرے اَور چوتھے باب میں سبت کے حقیقی آرام کے مضمون

کے بارے وافر توجہ دی گئی ہے اَور زبور 95 کے حوالہ سے اَور پرانے عہد نامہ کے لوگوں سے مماثلت کی گئی ہے۔ ہم نیا عہد نامہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حوالہ دیتے ہیں۔ چنانچہ رُوح اُلقدس فرماتا ہے: اگر آج تُم اُس کی آواز سنو تو اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو۔۔۔

اور کہا کہ اِن کے دل ہمیشہ گمراہ رہتے ہیں۔۔۔(عبرانیوں 3:7-10)۔ کیونکہ وہ اپنی بے ایمانی اَور نافرمانی کی وجہ سے، وہ خُدا کے آرام میں داخل نہ ہو سکے باوجود اس کے کہ وہ سبت مانتے تھے۔ چنانچہ چوتھے باب میں یوں لکھا ہے''پس جب اُس کے آرام میں داخل ہونے کا وعدہ باقی ہے تو ہمیں ڈرنا چاہیے۔۔۔ اور ہم جو ایمان لائے اُس آرام میں داخل ہوتے ہیں جس طرح اُس نے کہا کہ۔۔۔ پس جب یہ بات باقی ہے کہ بعض اُس آرام میں داخل ہوں۔۔۔ تو پھر ایک خاص دِن ٹھہرا کر____ ''نجات کا دِن'' (2- کرنتھیوں 2:6)۔ داؤد کی کتاب میں اُسے'' آج کا دِن'' کہتا ہے جیسا پیشتر کہا گیا کہ اگر آج تُم اُس کی آواز سنو تو اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو۔ اور اگر یشوع نے اُنہیں آرام میں داخل کیا ہوتا تو وہ اُس کے بعد دوسرے دِن کا ذِکر نہ کرتا۔ پس خُدا کی اُمت کے لئے سبت کا آرام باقی ہے (عبرانیوں 4:1-10)۔ یہاں رسُول سبت کے دِن آرام کو بیان نہیں کرتا ہے بلکہ سبت کا آرام بیان کرتا ہے اور یہ آرام خُدا میں ہے۔ جس طرح خُدا نے اپنی تخلیق کے کام کے بعد آرام کیا اُسی طرح خُدا کے سب فرزند مخلصی کا کام مکمل ہونے کے بعد اُس میں آرام کریں گے۔

عبرانیوں 8:7 میں ہم پڑھتے ہیں'' کیونکہ اگر پہلا عہد بے نقص ہوتا تو دوسرے کے لئے موقع نہ ڈھونڈا جاتا''۔ اور یہ بھی لکھا ہے'' کیونکہ شریعت جس میں آئندہ کی اچھی چیزوں کا عکس ہے اور اُن چیزوں کی اصلی صورت نہیں (شریعت)۔۔۔ ہرگز۔۔۔ کامل۔۔۔ نہیں کر سکتی'' (عبرانیوں 10:1)۔ یسوع جو ہمارا نجات دہندہ ہے، وہ جواب

تھا؛صرف اُس کے وسیلہ سے ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

وہ ہر ایک کو بلاتا ہے ''اے محنت اُٹھانے والو اَور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جوُا اپنے اُوپر اُٹھالو اَور مجھ سے سیکھو کیونکہ مَیں حلیم ہوں اَور دِل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی'' (متی 11:28-29)۔

نئے عہد نامہ کی کلیسیا کے آغاز میں جو بھائی ایمان لائے وہ ساتھ ساتھ شریعت کے آئین کے مطابق بھی چلنا چاہتے تھے، حالانکہ وہ فضل کے وقت میں تھے۔ تب یہ سوال اُٹھا کہ دوسری اقوام سے آنے والے ایمانداروں پر شریعت کے تعلق سے کون سی رسمیں عائد ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے ہم اعمال 15:19-20 میں پڑھتے ہیں ''۔۔۔جو غیر قوموں میں سے خُدا کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم اُن کو تکلیف نہ دیں۔ مگر اُن کو لکھ بھیجیں کہ بتوں کی مکروہات اَور حرامکاری اَور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اَور لہو سے پرہیز کریں''۔

28 آیت میں یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ رائے اَور فیصلہ بزرگوں اَور رسُولوں کا نہیں تھا بلکہ جیسا لکھا ہے ''۔۔۔کیونکہ رُوح اُلقدس نے اَور ہم نے مناسب جانا کہ اِن ضروری باتوں کے سوا تم پر اَور بوجھ نہ ڈالیں''۔ رومیوں 14:5 میں پولُس نے لکھا ہے ''کوئی تو ایک دِن کو دوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دل میں پورا اعتقاد رکھے''۔ اگر یہ غیر اقوام میں سے ایمانداروں کے لئے اتنا ضروری ہوتا تو رسُولوں نے یقیناً کسی خاص دِن کو مقرر کیا ہوتا۔ جبکہ پولُس نے ہر ایک فرد پر چھوڑ دیا اور کہنے لگا ''جو کسی دِن کو مانتا ہے وہ خداوند کیلئے مانتا ہے۔۔۔'' (رومیوں 14:6)۔ اور جو کوئی یہ خداوند کے لئے کرتا ہے وہ دوسروں کو امن میں رہنے دے!

یہ نہایت واضح ہے کہ رسُولوں کی تعلیم میں کسی ایک دِن کو ماننے کے بارے میں کچھ بھی

مسلط نہیں کیا گیا ہے(اعمال 42:2)۔جبکہ اُس وقت یہودیوں اور غیر اقوام میں سے ایماندار پولُس کے خطوط پڑھتے تھے،اُس نے سبت ماننے پر کوئی زور نہیں دیا۔بہر حال یہودیوں کیلئے ویسے بھی یہ ایک تسلسل تھا حتیٰ کہ نئے عہدنامہ میں بھی عیدوں کی اہمیت اُن کیلئے برقرار تھی۔ چنانچہ پولُس پنتیکوست کے دِن جلدی سے یروشلیم جانا چاہتا ہے(اعمال 16:20)۔

اس واسطے نئے عہدنامہ میں یہ مزید کسی ہفتہ وار دِن کے بارے نہیں تھا بلکہ خُدا کے ساتھ ہمیشہ کی صلح اور خُدا کے ساتھ ابدی آرام کے بارے میں ہے۔ہم نہ ایک دِن کے لئے خُدا کی قربت میں آئے ہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اُس کے لئے مختص ہوئے ہیں۔وہ ہم میں بستا ہے اور اپنے فضل کے کام کو ہمارے اندر پورا کرتا ہے۔چنانچہ ہم اپنے اعمال کے اعتبار سے آرام کریں اور اُس زندہ خُدا کے ہمیشہ کے آرام میں رہیں۔اس واسطے یہ ''سبت کا آرام'' ہے نہ کہ ''سبت کے دِن آرام''۔ پہلے عہدنامہ میں انسان کو ایک دِن کا جسمانی آرام درکار تھا؛ جبکہ نئے عہدنامہ میں اُس نے ہر جان کیلئے روحانی آرام کی بنیاد رکھی۔ جب سے سبت قائم ہوا ہے ہر کوئی سبت کے دِن آرام میں داخل ہوسکتا تھا جبکہ یہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا میں اَمن اور حقیقی آرام کے بارے میں ہے۔

نئے عہدنامہ کی کلیسیا کے قیام کے بعد سے،ہمیں کوئی ایک بھی اشارہ نہیں ملتا جہاں رسُولوں نے پرانے طریقہ سے سبت ماننے کا حکم جاری کیا ہو۔اس کے برعکس؛ رُوح کی ہدایت سے، پولُس نے مندرجہ ذیل الفاظوں سے تنبیہ کی ہے''پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔۔۔''(کلسیوں 2:16-18)۔یہ آیت ہمیں بہت روشنی بخشتی ہے،خاص طور پر یہ عبارت ''الزام نہ لگائے''۔کیا یہ ایسا نہیں ہے کہ جو لوگ نجات کو سبت ماننے سے مشروط کرتے ہیں وہ اصل میں الزام لگاتے ہیں؟ وہ مسیح میں مکمل

نجات کا اُوروں کے لئے انکار کررہے ہیں اور حتیٰ کہ انہیں مخالفِ مسیح کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ جبکہ کلامِ مُقدس کے مطابق نہ ہی ختنہ، (گلتیوں 6:15-16) نہ ہی سبت ماننا غیر اقوام کے ایمانداروں پر مسلط کیا جائے۔

یہ بات مشہور ہے کہ خداوند یسوع مسیح سبت کے دِن ہیکلوں میں خُدا کی بادشاہی کی منادی کرتے تھے۔ اور رسُولوں نے بھی، خاص طور پر پولُس نے ہر اُس موقع کو استعمال کیا کہ خُدا کے کلام کو عبادت کے دِن لوگوں تک پہنچایا جائے۔ افسس میں، پولُس نے 2 سال خدمت کی۔ پہلے ہیکل میں اُور پھر عوامی اجتماعات میں (اعمال 19:8-9)۔ انجیل کی منادی سبت کے دِن ہوسکتی ہے، اتوار کو بھی ہوسکتی ہے اور ہفتہ کے کسی بھی دِن ہوسکتی ہے۔

جب نئے عہد نامہ کی کلیسیا کے ساتھ فضل کا یہ عرصہ دورانیہ اختتام پذیر ہو جائے گا تو اسرائیل کے تعلق سے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ اس لحاظ سے خُدا کی طرف سے ہزار سالہ بادشاہی کے تعلق سے دیئے گئے آئین کا اطلاق اس دُنیا پر لاگو ہوگا۔

یسعیاہ 66:23 میں یہ بیان ہوتا ہے ''اور یوں ہوگا خداوند فرماتا ہے کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اُور ایک سبت سے دوسرے تک ہر فرد بشر عبادت کیلئے میرے حضور آئے گا''۔ اور اسی طرح ''اور یروشلیم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گی سال بسال بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیام منانے کو آئیں گی'' (زکریاہ 14-16)۔

وہ سب جس کا خداوند خُدا نے پیشتر سے اِرادہ کیا ہے ہزار سالہ بادشاہی کے دور کیلئے بھی پورا ہو جائے گا۔ '' کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے'' (متی 5-18)۔

اتوار (Sunday)

نئے عہد نامہ میں کوئی ایسا واضح حکم نہیں ملتا جس میں سبت کی جگہ اتوار ماننے کے لئے کہا گیا ہو۔ مزید یہ کہ کتابِ مُقدس میں ہمیں صرف ہفتہ کے ساتویں دِن کا ایک خاص مقام ملتا ہے جو کہ سبت کا دِن ہے۔ کسی اور دِن کا تذکرہ نام سے نہیں ملتا ہے۔ محض یہ بیان ملتا ہے ''ہفتہ کے پہلے دن۔۔۔'' (یوحنا1:20)۔ ہفتہ وار دِنوں کو مختلف ناموں سے پکارنے کی بنیاد بت پرستوں نے ڈالی۔ جیسے کہ ''سورج کا دِن'' سنڈے (اتوار)۔ جبکہ یہاں ہم اُس الٰہی اہمیت میں دلچسپی رکھتے ہیں جو کہ کلام مقدس کے مطابق ہفتہ کے ''پہلے'' اور ''آخری دن'' کی ہے؛ باقی سب کچھ ہم اُس پر چھوڑتے ہیں جو واحد عادل منصف ہے اور سچا انصاف کرے گا۔

اناجیل بڑی ہم آہنگی کے ساتھ ہفتہ کے پہلے دن خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی شہادت دے رہی ہیں جو کہ سبت کے بعد کا دن ہے ''ہفتہ کے پہلے روز جب وہ جی اُٹھا۔۔۔'' (مرقس9:16)۔ خداوند کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے، ہفتہ کا ''پہلا'' دن اہمیت اختیار کر گیا جو کہ پرانے عہد نامہ میں پہلے ہی سے اس کا پیش خیمہ تھا۔ اُسی روز، جی اُٹھنے والا اپنے لوگوں پر ظاہر بھی ہو گیا ''اور دیکھو اُسی دن اُن میں سے دو آدمی اُس گاؤں کی طرف جا رہے تھے جس کا نام اماؤس ہے جو یروشلیم سے قریباً سات میل کے فاصلہ پر ہے'' (لوقا13:24)۔

جن کو اُس نے سارے پرانے عہد نامہ کو شامل کر کے کلام مقدس میں سے سبق دیا۔

موسوی شریعت، زبور اور صحائف انبیاء اور کلام مقدس کی سمجھ بخشی۔

ہفتہ کے پہلے دن یہ سب وقوع پذیر ہوا:

1- جی اُٹھنا۔

2- اماؤس کی راہ پر دو شاگردوں کے ساتھ چلنا۔

3- گھر کے اندر داخل ہونا۔

4- روٹی توڑ کر دینا جن سے اُن کی آنکھیں کھل گئیں (لوقا 24:13-35)۔

5- جی اُٹھنے والے نے شام کو اپنے شاگردوں سے ملاقات کی۔

''پھر اُسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے۔ یسوع آ کر بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو'' (یوحنا 20:19)۔

یہ بھی مزید لکھا ہے ''آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد پھر اندر تھے اور توما اُنکے ساتھ تھا۔۔۔'' (یوحنا 20:26) عین ایک ہفتہ کے بعد ہی کیوں؟ تین دن یا پانچ دن کے بعد کیوں نہیں؟ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہم انسانوں سے نہیں بلکہ خُدا کے کلام سے سیکھیں! نہ صرف شاگردوں کی خُدا نے اس طریقہ سے راہنمائی کی کہ وہ ہفتہ کے پہلے دن جمع ہوئے بلکہ پولُس بھی، چنانچہ یہ لکھا ہے ''ہفتہ کے پہلے دن جب ہم روٹی توڑنے کیلئے جمع ہوئے۔۔۔'' (اعمال 20:7) رُوح القدس کی راہنمائی میں کلام مقدس پر غور کرنا نہایت ہی شاندار ہے! پولُس سبت کے بعد ایمانداروں کے ساتھ روٹی توڑ رہا تھا۔ ایسا کرنے سے اُس نے خداوند کے نمونہ کی پیروی کی تھی جس نے جی اُٹھنے کے بعد، اماؤس میں پہلی مرتبہ، ہفتہ کے پہلے دن روٹی توڑی تھی۔ اور ہم اسے ہفتہ یا اتوار کو عبادت میں مناتے ہیں جب

تک وہ نہیں آتا (1- کرنتھیوں 26:11)۔

پولُس رُوح القدس کی ہدایت سے، بعدازاں سبت اور ہفتہ کے پہلے دن جمع ہونے پر زور دیتا ہے، تو پھراس کی خاص اہمیت ہے جبکہ وہ سادگی سے لکھ سکتا تھا ''ہم روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوئے'' ہفتہ کے پہلے دن کا تذکرہ کئے بغیر۔

یہاں خُدا کی حکمت بھی اُس کے فرزندوں میں صحیح ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن خُدا کے کلام پر دھیان لگانے کیلئے جمع ہوتے ہیں، رفاقت کے لئے، دُعا کیلئے اور روٹی توڑنے کے لئے، تو پھر یقیناً اس پر ویسے ہی کارروائی ہونی چاہیے جیسے اِسے خداوند نے خود کیا، اور رسولوں نے کیا اور جیسے خُدا کی مرضی میں ہے۔ بہرحال ابتدائی مسیحیوں میں رُوح کی آگ اتنی شدت سے جل رہی تھی اور ایسی شدید روحانی بیداری تھی کہ وہ ہرروز عبادت کرتے تھے ''اور وہ ہیکل میں اور گھروں میں ہرروز تعلیم دینے اور اس بات کی خوشخبری سنانے سے کہ یسوع ہی مسیح ہے باز نہ آئے'' (اعمال 42:5)۔

ہم یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ پولُس نے خاص طور پر زور دے کر ہدایت جاری کی کہ ہفتہ کے پہلے دن مقدسین کے لئے بھی اُس دن چندہ جمع کیا جائے: ''ہفتہ کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑے تاکہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں'' (1- کرنتھیوں 2:16)۔ ہم اور کیا مدد کرسکتے ہیں کہ کلام مقدس جیسے کہتا ہے اُسے ویسے ہی مانا جائے، اور ہرایک معاملہ دو یا تین گواہیوں کی بنیاد پر تسلیم کیا جائے۔ ہمارے وفادار خداوند نے اس تعلق سے اپنے لوگوں کے لئے یہ بھی مہیا کیا ہے۔ اُس نے پرانے عہدنامہ میں پہلے سے ہی ہدایات جاری کی ہوئی ہیں۔ احبار 7:23 میں یہ لکھا ہے ''پہلے دن تمہارا مقدس مجمع ہو۔ اُس میں تم کوئی خادمانہ کام نہ کرنا''۔ دسویں آیت میں یہ

بیان ہوا ہے ''بنی اسرائیل سے کہہ کہ جب تم اُس ملک میں جو مَیں تم کو دیتا ہوں داخل ہو جاؤ اور اُس کی فصل کاٹو تو تم اپنی فصل کے پہلے پھلوں کا ایک پُولا کاہن کے پاس لانا۔ اور وہ اُسے خداوند کے حضور ہلائے تاکہ وہ تمہاری طرف سے قبول ہو اور کاہن اُسے سبت کے دوسرے دن صبح کو ہلائے'' (10-11 آیات)۔ پہلے پھلوں کے پُولے کو کاہن سبت گزر جانے کے بعد والے اگلے دن ہلاتا تھا۔ یہ کتنا زبردست اشارہ ہے کہ نئے عہدنامہ کی روحانی فصل جو کہ پہلوٹھوں کی جماعت ہے اُسے ہفتہ کے پہلے دن ہلایا جائے۔

کاہن ہفتہ کے پہلے دن فصل کے پُولے کو خداوند کے سامنے ہلاتا تھا۔ ''ہلانے'' کی عبارت کو سمجھنا آسان ہے۔ انفرادی پتیاں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر اَور گھل مل کر یوں اجتماعی طور پر ایک چیز بناتی ہیں___ ایک پُولا (زبور 126:5-6)۔ یسوع مسیح ''پہلوٹھا'' ہے اور نئے عہدنامہ کی کلیسیا بھی ''پہلوٹھوں کی جماعت'' ہے جو کہ اُس کا بدن بھی ہے۔ سب رُکن ایک دوسرے کے ساتھ مجموعی طور پر جڑ کر اُس سر کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ وہ گیہوں کا دانہ تھا۔ (یوحنا 12:24) جو زمین میں گرا، اَور اُس کے اپنے گیہوں کی پکی ہوئی فصل ہے جسے وہ اپنے آسمانی کھتے میں جمع کرے گا (متی 12:3)۔

پرانے عہدنامہ میں وہ کاہن تھا جو فطرتی پُولے کو ہلاتا تھا۔ نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح ہے، ہمارے اقرارنامہ کا سردار کاہن ہے جو اِس زمین پر سے خریدے گئے پہلے پھلوں کو جو پہلوٹھے ہیں پُولے کی مانند ہلاتا ہے۔ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں (اعمال 17:28)۔

''پہلے دن'' کی اہمیت اُن سب پر چمکتی ہے جو حقیقی طور پر اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ''اور تم سبت کے دوسرے دن سے جس دن ہلانے کی قربانی کے لئے پُولا لاؤ گے گننا شروع

کرنا جب تک سات سبت پورے نہ ہو جائیں: اور ساتویں سبت کے دوسرے دن۔۔۔''
(احبار23:15-6)۔

کلام کے اس حصہ میں، عین گنتی کر کے پہلوٹھوں کی رُوح القدس سے معمور کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔ سات مرتبہ سات (7*7) 49 دن جب گزر جائیں تو اگلا دن پنتی کوست کا دن ہے جو کہ 50 واں دِن ہے۔ مسیح بطور پہلا پھل فتح یابی سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے عین 50 دن بعد رُوح القدس کا نزول ہوا۔ یہ عین سات سبتوں کے بعد اگلے دن وقوع پذیر ہوا۔ چنانچہ قیامت اور رُوح القدس کے نزول کو خُدا نے پرانے عہد نامہ میں ہفتہ کے پہلے دن ہونے کیلئے خود پہلے ہی مقرر کر دیا ہوا تھا۔ نہ صرف قیامت بلکہ کلام مقدس کے مطابق رُوح القدس کا نزول بھی سبت کے اگلے دن ہوا۔ کلام مقدس کے اِن واضح اور سچے بیانات پر کون اعتراض کر سکتا ہے؟ جو کوئی کلام پر اُس طرح ایمان نہیں لاتا جیسے لکھا ہے بلکہ کوشش کرے کہ اُسکی رائے کے مطابق کلام لاگو ہو تو وہ خُدا کی زبان سمجھ نہیں پایا۔ جو کوئی بھی کلام مقدس کی اجتماعی شہادت کے خلاف جاتا ہے وہ کلام مقدس کو نہیں بلکہ اپنی تفسیروں کو مانتا ہے۔

حیوان کی چھاپ

بعض فرقوں میں یہ تعلیم دی جاتی ہے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سب جو اتوار کو عبادت کرتے ہیں اور نہ کہ سبت کو، جیسے کہ شریعت کا تقاضا ہے، وہ سب مخالف مسیح کے نظام کا حصہ ہیں۔ وہ مکاشفہ 14:6-13 کا حوالہ دے کر اعلان کرتے ہیں ''جو کوئی اتوار کی عبادتیں کرتے ہیں اُن پر حیوان کی چھاپ ہے اور وہ ساری ابدیت میں اذیت میں مبتلا رہیں گے''۔ یہ ایک ہولناک اور ستمگرانہ تفسیر ہے۔ نہ محض اس لئے کہ یہ جھوٹی ہے اور اتوار کے بارے کچھ بیان نہیں کرتی بلکہ یہ حقیقت سے توجہ پھیرتی ہے۔ جبکہ مضمون نہایت اہم ہو جیسا کہ حیوان کی چھاپ، جو کہ براہِ راست مخالف مسیح کا نشان ہے تو پھر کلام مقدس کے تمام حوالہ جات کو رجوع کرنا زیادہ مناسب ہے جو اس معاملے پر لکھے گئے ہوں تا کہ کلام مقدس کے مطابق حتمی نتیجہ اخذ کیا جائے۔ کلام مقدس کی کوئی بھی ذاتی تفسیر دشمن کا کام ہے۔ مکاشفہ کے حقیقی مطلب کو سمجھنا نہایت ضروری ہے؛ یہ صرف تب ہی سامنے آتا ہے جب اس کے تعلق سے کلام مقدس کے تمام حوالوں کو اجتماعی طور پر دیکھا جائے۔

مکاشفہ 13:11-18 میں آخیر زمانہ کے واقعات اور حیوان کی چھاپ کی بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں ''آدمی کا عدد'' نہ کہ دن کا عدد ہے۔ حتیٰ کہ اُس فوق البشر (Super Man) کا حساب کتاب ہمارے لئے لگایا گیا ہے: 666 اصلاح کے دور سے اس کی شناخت VICARIUS FILII DIE کے طور پر کی گئی ہے اور برائے راست

پاپائی نظام پر لاگو ہوا ہے۔

کلام مقدس میں کوئی ایک حوالہ بھی ایسا نہیں ہے جس سے یہ بیان ہو کہ اتوار کو منادی کرنے سے یا عبادت میں حصہ لینے سے حیوان کی چھاپ ملتی ہے اور ایک بھی حوالہ ایسا نہیں ہے جو کسی بھی طریقہ سے ترغیب دیتا ہو کہ وہ سب جو سبت مانتے ہیں اُن پر خُدا کی مہر ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ انسانوں کی تعلیم ہے اور مکمل طور پر غیر الہامی ہے۔ کلام مقدس کے مطابق رُوح القدس ہی حقیقی ایمانداروں پر خُدا کی مہر کرتا ہے (2- کرنتھیوں 1:21-22)، (افسیوں 1:13)، (افسیوں 4:30)۔

مبینہ طور پر کلام مقدس میں سے یہ دلیل دانی ایل 7 باب کی 25 ویں آیت کی بنیاد پر دی جاتی ہے جبکہ اسے سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا جاتا ہے کیونکہ اُس کا تعلق پہلے سے طے شدہ آخیر زمانہ سے ہے جس میں بنی اسرائیل اُس کے عہد کو توڑنے کے بعد ساڑھے تین سال کے لئے مخالف مسیح کے حوالہ کئے جائیں گے (دانی ایل 9:27)۔

''اور وہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تنگ کرے گا اور مقررہ اوقات وشریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا اور وہ ایک دَور اور دَوروں اور نیم دَور تک اُس کے حوالہ کئے جائیں گے'' (دانی ایل 7:25)۔

دانی ایل نے کلیسیا کے تعلق سے نہیں دیکھا تھا بلکہ جو کچھ اسرائیل کے ساتھ وقوع پذیر ہونے کو تھا (دانی ایل 10:14)۔ ہمیں کلام مقدس کے ہر ایک حوالہ کو اُس کے اصل مقام پر رکھ کر پڑھنا چاہیے جہاں وہ لاگو ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم دانی ایل 7:23-27 پڑھتے ہیں تو ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ یہ اُس آخیر زمانہ کے دورانیہ کے بارے میں ہے جو کہ مصیبت کے ساڑھے تین سال ہیں جن کے بعد ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز ہوتا ہے۔

''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی۔۔۔'' (دانی ایل 27:7)۔

اسرائیل کے لئے ٹھہرائے گئے عرصہ دورانیہ کے تعلق سے اور جس کے دوران حیوان کی چھاپ کے بارے میں بھی دیکھتے ہیں، یہ بیان ہوتا ہے: ''مقدسوں یعنی خُدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور یسوع پر ایمان رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع ہے۔ پھر میں نے آسمان میں سے یہ آواز سنی کہ لکھ! مبارک ہیں وہ مُردے جو اَب سے خداوند میں مرتے ہیں۔ رُوح فرماتا ہے بے شک! کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں'' (مکاشفہ 14:12-13)۔

یہ دعویٰ کہ اتوار کیتھولک کلیسیا نے نافذ کیا تھا درست نہیں۔ ہفتہ کا پہلا دن پہلے ہی سے جی اُٹھے ہمارے خداوند کا، رسُولوں کا، ابتدائی کلیسیا کے ایمانداروں کا جمع ہونے کا دن تھا۔ جبکہ ''سورج کا دن'' (Sunday) کا لقب کی بنیاد بت پرستوں سے ہے چنانچہ پہلے دِن کا نام بے شک غیر الہامی ہے نہ کہ یہ دِن۔ یہ بھی سچ ہے کہ ریاستی کلیسیا نے یہودیوں کے خلاف یقیناً اس قدر نفرت بڑھا دی تھی اور تیسری صدی میں اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ آخر کار اُن کو مسیح کا قاتل قرار دے کر لعنت بھیجی جاتی تھی اور اُن کے ساتھ سبت کو رد کر دیا گیا تھا۔ 321ء سال میں، اس سے پہلے کہ ریاستی کلیسیا بطور تنظیمی وجود رکھتی، حکمران قنطسطائن (Constantine) نے فرمان جاری کیا تھا جس میں یہودیوں کو سبت ماننے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی اور اُن کے لئے بھی اتوار کو ہی عبادت کرنے کا دن مسلط کر دیا گیا تھا۔ رومی سلطنت کے ہر باشندہ کے لئے اتوار عبادت کے دن کے طور پر متعارف کروایا گیا جو سب پر فرض تھا۔ اور اس طرح خُدا کے پرانے عہد کے لوگوں سے سبت کو چھین لیا گیا تھا

جسے خُدا نے خود اُن کے لئے چنا تھا اگر چہ یہ اُن کے لئے اخلاقی المیہ تھا اور انہیں ظلم و ستم اور جلاوطنی اور حتیٰ کہ سزائے موت کے لئے بے نقاب کیا جا رہا تھا۔ اس فرمان کے پیچھے کلیسیائی عہدیداران کا ہاتھ تھا جو کہ پوری طرح سے قابل مذمت ہے جبکہ دوسری جانب کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ غیر اقوام کی کلیسیا کو سبت کے نام پر اخلاقی المیہ کا باعث بنے۔ ہم پر نہ ہی سبت فرض ہوا تھا اور نہ ہی اتوار بلکہ خُدا کے فرزند ہونے کی آزادی اور استثنا حاصل ہے۔

مزید یہ کہ جو کوئی اتوار کو ''خداوند کا دِن'' پکارتا ہے روحانی اندھا ہے۔ پورے پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ میں ''خداوند کے دِن'' کی طرح طرح کی وضاحتیں پائی جاتی ہیں (یوائل 31:2)، (اعمال 20:2) اور دیگر۔ وہاں لکھا ہے کہ سورج تاریک اور چاند خون ہو جائے گا اس سے پہلے کہ ''خداوند کا دِن'' آئے۔ ''خداوند کا دِن'' چور کی طرح آئے گا (1-تھسلنیکیوں 5:1-3)۔ مکاشفہ 10:1 بھی اس کا حوالہ دیتا ہے نہ کہ اتوار کے متعلق ہے۔ پتمس کے جزیرہ پر یوحنا نے وہ نہیں دیکھا تھا جو اتوار کو وقوع پذیر ہونے والا تھا بلکہ وہ جو ''خداوند کے دِن'' وقوع پذیر ہوگا جسے بعد کے ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ قابل غور ہے کہ خُدا غیر اقوام میں سے مسیانک یہودیوں کا باپ نہیں بننا چاہتا تھا بلکہ خُدا کی ایسی اولاد جو خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتی ہو۔ نہ ہی کسی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہودی غیر اقوام کے مسیحی بنیں۔ دراصل نہ تو ''مسیانک یہودی'' کوئی چیز ہے اور نہ ہی ''غیر اقوام کے مسیحی'' صرف کلام مقدس کو ماننے والے یہودی اور غیر اقوام کے ایماندار ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور خُدا کے فرزند بن چکے ہیں۔ ہر ایک چیز اُس الٰہی ترتیب کے اندر چھوڑ دینی چاہیے۔

اگر چہ جو لوگ بڑے خلوص اور سنجیدگی سے خُدا کے مقرر کردہ ساتویں دِن کو سبت کے

طور پر مناتے ہیں اُن کے پاس محض شریعت کا پیغام ہے لیکن خُدا کے آرام میں داخل ہونے کا مکاشفہ نہیں ہے جو کہ خُدا کے لوگوں کو اُس کے فضل سے ملا ہے۔

اُس اُمید کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا کہ ان چند الفاظوں سے جو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے ہر کوئی اُسے دیکھ کر غور کرے۔ بہت سارے اُستاد نہ بنیں (یعقوب 1:3)۔ خُدا نے خود اپنی کلیسیا میں رسُول، نبی اور اُستاد مقرر کئے ہیں (1- کرنتھیوں 28:12)، (افسیوں 11:4) جو آج وہی سکھاتے ہیں جو حقیقی مسیحیت میں سکھایا گیا تھا۔

ہر ایک الہامی مضمون کو کلام مقدس میں بڑا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ پولُس کہہ سکتا تھا کہ اُسے اُستاد مقرر کیا گیا ہے (1- تیمتھیس 7:2)، (2- تیمتھیس 11:1) اسی طرح ہم جانتے ہیں کہ خُدا کے سچے خادموں نے کلام مقدس کے مطابق رسُولوں کی تعلیم کی منادی کی ہے۔ جیسا کہ نئے عہد نامہ کی کلیسیا کے لئے فرمان جاری ہوا تھا۔ ہر کوئی بڑی مضبوطی سے اُسے تھامے رکھے جو کچھ کلام مقدس میں بڑی وضاحت اور صداقت سے ہمارے لئے چھوڑا گیا ہے اور ہر ایک تفسیر کو ترک کر کے بھول جانا چاہیے۔

مبارک ہے وہ خادم جو سچائی کے کلام کو درست مقام پر لاگو کرتا ہے اور وہ سب جو عین درست طریقہ سے ایمان لاتے ہیں!

ایک وقت ایسا بھی تھا جو سبت کے بغیر تھا جب تک شریعت نہ ملی تھی پھر ایک وقت ایسا آیا جس میں اسرائیلیوں کے پاس سبت تھا۔ اب ہم کلیسیائی دور کے اندر ہیں؛ جس کے بعد ہم ہزار سالہ بادشاہی کے اندر بادشاہ کے ساتھ ہوں گے۔ خداوند خُدا اُن پر فضل کرے جو خُدا سے سیکھ کر سکھاتے ہیں اور صرف وہی سکھائے جو خُدا سے سیکھا ہو اور صرف وہی بولے جو کلام کے وسیلہ خداوند اُس سے بولا ہو کیونکہ واحد وہی صفائی سے بولتا ہے۔ اور سب صرف

وہی سنیں جو خُدا کا رُوح خُدا کے کلام کے وسیلہ سے فرماتا ہے۔

جب کلام مقدس کسی مضمون کے بارے اتنی شفافیت سے بیان کرتا ہے تو پھر ایک حوالہ ناکافی ہوتا ہے۔ ہر چیز ہمیشہ رُوح کے وسیلہ منکشف ہونی چاہیے۔ بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کرنا کوئی دانائی کا کام نہیں ہے۔ جو کوئی اپنے آپ کو کلام سے سیکھنے کے لئے پیش نہیں کرتا اُسے کوئی نہیں سیکھا سکتا۔ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں ''اسرائیلی جو خُدا کے پرانے عہدنامہ کے لوگ ہیں وہی کریں جن کا حکم اُنہیں خُدا نے دیا ہے۔ اور خُدا کے نئے عہدنامہ کے لوگ وہی کریں جو کلام میں نئے عہد کی کلیسیا کی بنیاد کے وقت سے اُن کے لئے مقرر ہوا ہے''۔ مبارک ہیں بنی اسرائیل اور مبارک ہے خُدا کی کلیسیا جو تمام قوموں سے خداوند یسوع مسیح کے نام کی خاطر بلائی گئی ہے!

آیئے نئے عہدنامہ کی کلیسیا کے لئے اُس ایمان اور عمل کی الٰہی ترتیب کی تعظیم کریں جسے خداوند کے رسُولوں نے مقرر کیا ہے ''اور یہ رسُولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اَور روٹی توڑنے اَور دُعا کرنے میں مشغول رہے'' (اعمال 42:2)۔ آمین

﴿مصنف: ایوالڈ فرینک﴾　　**﴿مترجم: عرفان مائیکل﴾**

اگر آپ ہم سے کتابیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ اِس ایڈریس پر ہم سے رابطہ کریں:

Mission Centre P.O.Box. 100707

47707 Krefeld Germany.

آپ ہر مہینے کے پہلے ہفتہ اَور اتوار کو ہماری ماہانہ عبادات میں انٹرنیٹ کے ذریعے شامل ہو سکتے ہیں:

بروز ہفتہ ساڑھے سات بجے شام (سنٹرل یورپین وقت)

بروز اتوار دس بجے صبح (سنٹرل یورپین وقت)

اِن پیغامات کو 17 مختلف زبانوں میں ساری دُنیا میں سُنا جا سکتا ہے۔

خُدا اپنی نجات کے منصوبہ کے مطابق جو کچھ موجودہ وقت میں کر رہا ہے اُسکے حصہ دار بن جائیں!

آپ ہمیں youtube.com پر اس نام سے تلاش کر سکتے ہیں۔

"Apostolic Prohetic Bible Ministry"

Homepage:http//www.freie-volksmission.de

E-mail: volksmission@gmx.de

Fax: +49-2151/951293

ناشر اور مصنف: برادر ایوالڈ فرینک (جرمنی)

مترجم: پاسٹر عرفان مائیکل (لندن)

پاکستان میں رابطہ کے لیے:

پاسٹر سرفراز گل (چک 424 گوجرہ)	**0300-6558790**	**پاسٹر زاہد شفیق (تربیلا ڈیم)**	**0321-4901522**
پاسٹر وِکی (میو ہسپتال لاہور)	**0316-1454677**	**ندیم قاصد (لاہور)**	**0303-4289780**
پاسٹر فرمان مسیح (راولپنڈی)	**0336-5036351**	**پاسٹر رضوان برکت (سیالکوٹ)**	**0345-6731379**
پاسٹر پنوں پطرس (رحیم یار خان)	**0341-7237680**	**پاسٹر عابد جاوید (ساہیوال)**	**0314-3600476**
پاسٹر جیرسُوم کھوکھر (واہ کینٹ راولپنڈی)	**0312-5158998**	**پاسٹر ستار (کوئٹہ)**	**0342-8232699**